چشمۂ نور

نتیجہ فکر

مولوی سیّد نور اللہ شاہ سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کا پتہ

عبد الرشید سُلطانی قادری

پریم گلی نمبر ۱۳/۵۵ دِل محمد روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خداوند دو عالم اے پناہ بیکساں — مالکِ ارض و سماء و خالقِ کون و مکاں

از طفیلِ سید الکونین ختم المرسلین — بہتر و مہتر شفیع مجرماں اندر یقین

بطفیلِ سید مولا علی المرتضیٰ — مشکل کشائے دو جہاں و ابنِ عم مصطفیٰ

بطفیلِ خواجہ بصری حسن نور مبیں — آں حبیب اعجمین محبوب رب العلمین

بطفیلِ حضرتِ داؤد طائی و لسرحبا — حضرتِ معروف کرخی مقتدا و پیشوا

بطفیلِ سری سقطی پیشوائے کاملاں — حضرت جنید بغدادی جنیدِ واصلاں

بطفیلِ بوبکر شبلی چراغِ صوفیاں — عبد واحد بوالفرج شیخ شیوخ جلوہ سیاں

بطفیلِ شیخ خرقان بوالحسن عالی مقام — بوسعید خوزمی و مظہر رب العلام

بطفیلِ دستگیر و عبد قادر ذوالعطاء — با مریداں لا تخف فرمان افعل ما تشاء

بطفیلِ شاہ کبیر الدین شاہ ولی — واقفِ اسرار ربانی خفی و ہم جلی

بطفیلِ شاہ منور نورِ عرفان معرفت — شاہِ عالم دہلوی و عہد عدل و معدلت

بطفیلِ شیخ احمد والیِ ملتان شریف — آں جنیدِ شاہ پشاور جسم او وارد لطیف

بطفیلِ اصدق و صدیق شیخ و مقتداء — حضرت حافظ محمد رہنمائے اولیاء

بطفیلِ شاہ شعیب و مسکنِ او توڑ ڈہیر — عالمِ علمِ لدنی عاطئی بے رنج و دیر

بطفیلِ حضرتِ عبد الغفور تاجدار — والئی ملک صوات و رازِ حق را رازدار

بطفیلِ حضرت سلطان محمود اوان — یادِ یٔے راہِ ہدایت راہنمائے گمرہاں

قاضیِ قدر و قضا و راضیِ راہ رضا — کامل و اکمل قتیل تیغ عشق مقتدا

بطفیلِ حضرت محبوب عالم سرِ حق — واقفِ اسرار ربی عالم علم ادق

بر غلامان شجرہ خوانی در دو عالم آخیلہا — حاجی الحرمین بر عبد الرشید بے نواء

بندهٔ خطاکار — محبوب علی — راجی رب الغفار

کرامت پرنٹنگ پریس آفسٹ اکبری منڈی محلہ ... لاہور

پیش لفظ

میرے عمّ محترم مولوی نور اللہ شاہ صاحب نورؔ (م ۱۹۴۸ء) رحمتہ اللہ علیہ، ساکن کشمیری محلہ شہر سیالکوٹ۔ حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مخلص مُرید اور سچّے جاں نثار تھے۔ شعر و ادب کا پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ آپ نے حضرت قاضی صاحبؒ اور اپنے پیرانِ سلسلہ کی منقبت میں فارسی اُردو اور پنجابی زبان میں کئی قصائد اور مثنویاں تصنیف فرمائی ہیں۔

حضرت قاضی صاحبؒ کی وفات کے بعد انھوں نے اپنے کلام کا کچھ حصہ "چشمۂ نور" کے نام سے مرتب کر کے اسلامیہ سسٹم پریس لاہور سے شائع کروا دیا۔ اور اس مجموعہ میں اپنے کچھ دیگر سنگیوں (حضرت قاضی صاحبؒ کے مُرید آپس میں ایک دوسرے کو سنگی کے لفظ سے پکارا کرتے تھے اور یاد کرتے تھے) کا منقبتیہ کلام بھی شامل کر لیا۔

یہ مجموعہ اب دوسری بار میرے محب اور مخلص دوست حاجی عبدالرشید سلطانی صاحب دام ظلہٗ، حضرت قاضی صاحبؒ کے عرس کے موقع پر حضرت صاحب کے معتقدین و متوصلین میں تقسیم کرنے کیلئے شائع کر رہے ہیں۔

شروع میں حضرت قاضی صاحب رحمتہ علیہ ۔ کے مختصراً حالات و واقعات بھی شامل کر دیئے ہیں تاکہ حضرت کی ایک مختصر سی نورانی جھلک بھی قارئین کے سامنے آ جائے ۔

جناب حاجی عبدالرشید صاحب سلطانی صاحب دام ظلہٗ ۔ حضرت قبلہ قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دو مخلص سنگی خلیفہ جناب مستری احمد بخش صاحب قبلہ رح کے پوتے ہیں اور خود بھی بچپن میں حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں اور میاں فضل الدین امرتسری کے نواسے ہیں ۔

فقیر خاکپائے محبوب دام ظلہٗ

سید نور محمد قادری
چک نمبر ۱۵ ۔ شمالی (گجرات)

یکم اپریل سنہ ۱۹۷۹ء

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرزمینِ گجرات کسی دور میں بھی عقیم نہیں رہی۔ اسکی گود میں بڑی بڑی صاحبِ علم و فضل ہستیاں پروان چڑھی ہیں۔ ایسی عظیم ہستیاں کہ جنکی جوت سے اہل دل رہتی دنیا تک کسبِ فیض کرتے رہیں گے۔ حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کا دربار صدیوں سے مرجعِ خاص و عام ہے۔ سائل ٹوٹے ہوئے دل لے کر آتے ہیں اور مرادوں سے بھری ہوئی جھولیوں کے ساتھ واپس جاتے ہیں۔

صوفیائے کرام میں سے حضرت نوشہ گنج بخش قادری، حضرت بابا[ع] جنگو شاہ صاحب سہروردی۔ حضرت خواجہ خان عالم صاحب نقشبندی اور سائیں کالنواں والے صاحب رحمۃ اللہ علیہم علماء و فضلا میں سے

[ع] حضرت شاہ غوث علی قلندر پانی پتی رح بابا جنگو شاہ صاحبؒ کو قلندرِ عصر سمجھتے تھے ایک موقع پر آپ نے فرمایا "قلندر وہ ہے کہ تجرید و تفرید میں یکتا اور بے پرواہ ہو اور تمام عالم کا حال اس پر آئینہ ہو اور جو وصف کہ عارفوں میں ہونا چاہیئے اس میں بے مثل ہو شرط یہ ہے کہ مجذوب بھی ہو اور سالک بھی۔ جیسے حضرت شیخ شرف الدین بو قلندر تھے یا اس زمانے میں حضرت جنگو شاہ گذرے ہیں" (تذکرہ غوثیہ مطبوعہ دہلی بار چہارم ص ۱۶۷) ممکن ہے کہ حضرت جنگو شاہ صاحبؒ کی زیارت کیلئے غوث علی شاہ صاحب ملہو کھوکھر بھی آئے ہوں

(ن۔ محمد قادری)

مولانا اصغر علی صاحب روحی، مولوی عبد اللہ صاحب (چک عمر) مولانا عبد المالک کھوڑی رحمتہ اللہ علیہم اور شعرا و ادبا میں سے احمد یار خان صاحب۔ محمد بوٹا۔ چوہدری خوشی محمد ناظر اور پیر فضل حسین صاحب فضل ایسی ہستیاں ہیں جنہیں علمی۔ مذہبی اور ادبی دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

حضرت قاضی سلطان محمود صاحبؒ آوان شریف والوں کا شمار بھی ان ہی باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے۔ اور آج کی صحبت میں ہم اُنکے حالات و واقعات پر مختصراً روشنی ڈالیں گے۔

پیدائش، خاندان، تعلیم و تربیت

آپ[1] ۱۸۳۷ء، ۱۲۵۶ھ کو آوان شریف ضلع گجرات کے ایک ککھر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ باپ کا اسم گرامی محمد غوث تھا جو اپنے علم و فضل اور شرافتِ نسبی کی وجہ سے دُور دُور تک مشہور تھے۔

آپ نے درسِ نظامی کی تکمیل حاجی والہ (گجرات) ٹھوآ محرم (کیمبلپور) غور غشتی اور پیر زئی (پشاور) کے علماء سے کی[2]۔ درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد اتمان زئی تشریف لے گئے جہاں مولانا کافر ڈھیری کا درسِ قرآن و حدیث مرجعِ خاص و عام بنا ہوا تھا۔

بیضاوی شریف کے درس کی تکمیل کے بعد آپ ایک طالب العلم ساتھی کے ساتھ سیدو شریف میں (ریاست سوات)

۱؎ مقاماتِ محمود مرتبہ نواب معشوق حسین خان مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء ص ۵۴

۲؎: مقامات محمود مرتبہ نواب معشوق حسین خان مطبوعہ لاہور ص ۵۷

۳؎: وہی ص ۵۸

قطبِ عصر حضرت اخوند عبدالغفور صاحب قادریؒ (المعروف باباسوات) کی خدمتِ اقدسؓ میں حاضر ہوئے۔ اس زمانہ میں حضرت اخوند صاحبؒ کی ذاتِ مبارکہ مرجع خلائق بنی ہوئی تھی۔ کابل۔ ایران اور ہندوستان کے گوشے گوشے سے طالبان حق جوق در جوق سیدو شریف حاضر ہوتے اور اس آفتاب ہدایت و معرفت کے نور سے فیض یاب ہوتے

حضرت اخوند صاحبؒ آپ سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آئے اور رمضان المبارک ۱۲۸۲ھ کی ایک مقدس صبح کو شرفِ بیعت سے آپ کو ممتاز فرمایا اور خدام درگاہ سے سبز رنگ کی ایک دستار منگوا کر آپ کے سر مبارک پر بطور دستارِ فضیلت باندھی حضرت اخوند صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں موجود سجادہ نشین حضرات نے بھی اس دستارِ فضیلت کے پیچ باندھنے میں حصہ لیا۔

مختصراً حالات حضرت اخوند صاحب رحمتہ اللہ علیہ

مشہور ادیب علامہ عرشی حضرت اخوند صاحبؒ کے حالات کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

"سیدو بابا۔ اولیاء اللہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ کا نام شیخ عبدالغفور ہے۔ لیکن شہرت مختلف القابات سے ہوئی۔ ہندوستان افغانستان۔ پنجاب۔ عراق۔ عرب تک میں آپ کا شہرہ ذیل کے ناموں کے ساتھ پہنچا۔ سیدو بابا۔

سوات صاحب۔ اخون صاحب۔ سیدو غوث۔ اخون بیگی وغیرہ۔

آپ کی ولادت بالائی سوات موضع جابری میں ۱۷۹۴ء مطابق ۱۲۱۳ھ میں ہوئی۔ سلسلۂ نسب افغانوں کی متدین اور متقی قوم ۔۔۔ سے ملتا ہے۔ آپ کے تقوی کا یہ عالم تھا کہ آغازِ عمر ہی میں جس بھینس کا دودھ پیتے تھے اس کو رسّی سے باندھے ہوئے چرایا کرتے تھے تاکہ کسی کی فصل نہ کھا جائے۔ مختلف مقامات کی سیاحت کر کے آپ نے علوم ظاہر اور سلوکِ باطن کی تکمیل کی۔ پھر مختلف علاقوں میں قیام کرتے اور تبلیغ و ارشاد سے لوگوں کی اصلاح کرتے رہے۔

بالآخر ایک نیک خاتون سے شادی کر کے ۱۸۴۵ء میں سیدو شریف میں مقیم ہو گئے۔ یہاں رہ کر آپ نے کتبِ حقائق کے درس سے اہل ارادت کی تربیت شروع کر دی۔ ان دنوں سوات و ملحقات میں طوائف الملوکی، مفاسد و فتن، بدعات، منکرات کا بہت زور تھا۔ سخت ضرورت تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ گمراہ انسانیت کو راہِ راست پر لانے کے لئے زندگی وقف کر دے آپ کے قیام سے یہ ضرورت پوری ہوئی۔ امراء غرباء اور علماء وغیرہ ہر طبقہ کے لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے جن کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی تھی۔ امر معروف اور نہی منکر آپ کا شعار تھا۔ طریقت اور شریعت دونوں کی پابندی کی تلقین فرماتے تھے۔

اُس زمانے کے والیانِ ملک، شاہانِ کابل، غزنی خاں نواب دیر، مہتر صاحب چترال، رؤسائے پشاور و بنوں، ہزارہ۔ مہمند۔ آفریدی اور وزیری سب کے سب آپ کے عقیدت مند اور جاں نثار تھے۔ آپ کے بیسیوں خلفاء افغانستان و سرحد کے طول و عرض میں پھیل کر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ آج بھی ان علاقوں کی تمام خانقاہیں بالواسطہ آپ ہی کے فیضِ کرم سے وابستہ ہیں۔ امن و امان اور رشد و ہدایت کا فرض پُورا کر کے یہ بزرگ وجود سنہ ۱۲۹۵ھ ۱۸۷۷ء کو سیدو شریف میں راہیٔ آخرت ہو گیا" [۱]

(ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی، "سوات نمبر" مرتبہ عرشی امرتسری ص ۳۱ تا ۳۳ (تلخیص)

سیدو شریف میں حاضری مختلف اوقات میں

سنہ ۱۲۸۳ سے لیکر حضرت اخوند صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی وفاتِ مبارک تک، اور اس کے بعد بھی آپ باقاعدہ سیدو شریف حاضر ہوتے رہے۔ آدان شریف سے لیکر سیدو شریف تک کا فاصلہ آپ پیدل طے فرماتے کبھی اکیلے اور کبھی ہمراہیوں کے ساتھ۔ ان مبارک سفروں میں جن جان نثاروں کو ہمراہ رہنے کا شرف نصیب ہوتا رہا ان میں فارسی زبان کے خوش گو شاعر مولوی نور اللہ شاہ نور سیالکوٹی (اس فقیر کے حقیقی عمِ مکرم)۔ حافظ سمندر خاں ملتانی اور امام الدین جہلمی نمایاں حیثیت کے مالک تھے [۲]

۱: ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی سوات نمبر ص ۳۱ تا ۳۳

۲: مقاماتِ محمود مرتبہ نواب معشوق حسین خاں لاہور ص ۱۴۱

خان محمد سرور خان

دَوران سفر کی ایک کرامت :- آف کھلابٹ نے

ایک دفعہ راقم الحروف سے حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ایک کرامت کو اس طرح بیان فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت قاضی صاحبؒ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جن میں مولوی نوراللہ شاہ صاحب سیالکوٹی بھی شامل تھے "ترکی" کی پہاڑیوں میں سرگرم سفر تھے۔ زادِ راہ صرف بھنے ہوئے چنے تھے۔ گرمی شدیداور پینے کے لئے پانی کسی شاذو نادر جگہ پر ہی دست یاب ہوتا تھا اس لئے آپ نے ہمراہیوں سے فرمایا کہ جب بھوک لگے تو چنے بالکل قلیل مقدار میں کھاؤ۔ کیونکہ چنوں کو زیادہ کھانے سے پیاس میں اضافہ ہوسکتا ہے اور پانی اس علاقہ میں تقریباً نایاب ہے۔ لیکن مولوی نوراللہ شاہ صاحب کو جب بھوک لگی تو انہوں نے پیٹ بھر کر چنے کھا لئے جس کی وَجہ سے پیاس میں شدت پیدا ہوگئی اور وہ ماہئ بے تاب کی طرح تڑپنے لگے۔ حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا تو اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اتار کر شاہ صاحب کو دی اور فرمایا شاہ صاحب اس انگوٹھی کو آپکے نانا جان (سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسم کندہ ہے اسے منہ میں رکھ لیں شاید اس سے کچھ افاقہ ہو جائے۔ شاہ صاحب نے اس انگوٹھی کو منہ میں رکھا تو انہیں ایسا محسوس ہوا کہ میٹھے اور ٹھنڈے دودھ کی نہر ان کے منہ میں جاری ہوگی۔ اور پیاس کی شدت، واضطراب، فرحت بخش ٹھنڈک میں تبدیل ہو گیا۔

خان محمد سردر خاں صاحب نے فرمایا کہ یہ واقعہ انہیں مولوی نور اللہ شاہ صاحب نے خود بتایا تھا (قادری)

خلافت[۱]: سنہ ۱۲۹۰ھ میں حضرت اخوند صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت سے نوازا اور فارسی میں ارشاد فرمایا ,, مولوی راہِ حق بگو،، اور ساتھ ہی ارشاد کیا کہ تمہارا فیض شاہ دولہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ دریائی (م سنہ ۱۰۸۵ھ) گجرات کے پاس[۲] ہے۔

حضرت شاہ دولہ صاحب کے فیوضِ عالیہ:

حضرت اخوند صاحبؒ کے ارشاد کے بعد آپ کا زیادہ وقت حضرت شاہ دولہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پہ گذرنے لگا۔ اُس زمانے میں حضرت شاہ دولہ صاحبؒ کا مزار بالکل معمولی حالت میں تھا۔ آپ نے زرِ کثیر صرف کر کے عالی شان مزار اور خوبصورت مسجد تعمیر کروائی۔ مشہور مؤرخ منشی محمّد دین فوق صاحب مرحوم اپنے ایک مضمون ,,شاہ دولہ دریائی،، کے آخر میں لکھتے ہیں۔ حضرت کے مزار پر جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت قاضی سلطان محمود صاحب سجادہ نشین آوان شریف نے پختہ روضہ تعمیر کرا دیا ہے[۳]۔

مختلف مزاراتِ عالیہ پر حاضری:

حضرت شاہ دولہ صاحبؒ کے روحانی ارشاد کے مطابق آپ نے لاہور، حجرہ شاہ مقیم، کھڑی شریف، بٹالہ شریف کلانور

---

۱ : مقاماتِ محمود نواب معشوق حسین خان مطبوعہ لاہور ص ۱۳۷

۲ : وہی ص ۱۳۷۔

,,صوفی،، پنڈی بہاؤالدین جنوری سنہ ۱۹۱۱ء ص ۸

اور سیالکوٹ وغیرہ کے مزاراتِ عالیہ کی زیارت[1] کی۔ اس سلسلہ میں آپ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے مزارِ پر انوار پر بھی حاضر ہوئے[2]۔

حضرت غوث بہاؤ الحق والدین اور دوسرے مزاراتِ عالیہ کی زیارت کے لئے ملتان بھی تشریف لے جاتے اور دورانِ قیام حضرت مولانا عبدالرحمٰن[3] ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد میں قیام فرماتے۔ اور جب سیالکوٹ تشریف لے جاتے تو اپنے محبوب مرید و خلیفہ حافظ عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۹۴۱ء) کے ہاں قیام فرماتے۔

آوان شریف میں درس علوم اسلامیہ

بڑی مدت تک آپ آوان شریف میں علومِ اسلامیہ کا درس بھی دیتے رہے۔ دُور دُور سے تشنگانِ علوم فیض یاب ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔ جن سعادت مندوں کو آپ کے حضور زانوئے تلمذ تہ کرنے کا موقع ملا۔ ان میں موجودہ سجادہ نشین اور میرے آقا و مولیٰ حضرت صاحبزادہ محبوب عالم صاحب دام ظلہ اور میرے برادر اکبر حافظ شاہ ولایت صاحب رح (م ۱۹۱۵ء) شامل ہیں۔

حضرت کے خلفاء مُرید اور معتقدین

آپ کے خلفاء۔ مریدین اور معتقدین کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ پشاور سے لیکر کلکتہ تک کے لوگ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے چند ممتاز اسماءِ گرامی یہ ہیں۔

خلفاء: حافظ عبداللہ شاہ صاحب رح (مدفون چک ۱۵ شمالی (گجرات) ۱۹۴۱ء) مولوی سراج الدین صاحب لاہور۔ پیر شیر شاہ صاحب ہنڈی میانی

۱؎: مقاماتِ محمود مرتبہ معشوق حسین خاں ص ۴۲۴، ۴۲۵

۲؎: وہی۔ ص ۱۴۷

۳؎: وہی۔ ص ۱۴۸

ملا نیاز الدین نیرا ہی صاحب۔ پیر چنن شاہ صاحب راولپنڈی۔ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ڈھوک شمس۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب دیوبندی۔ مستری احمد بخش[1] صاحب۔ سائیں فتح دین صاحب ساکن مقصود پور ریاست کپور تھلہ۔ مولوی نیاز محمد صاحب جالندھری رحمتہ اللہ علیہم اور موجودہ سجادہ نشین۔ حضرت صاحبزادہ محبوب عالم صاحب دام ظلہٗ۔ مریدین: حکیم الامت علامہ اقبال۔ میاں غلام جیلانی منصف (والد میاں عبدالباری صاحب سابق صدر پنجاب مسلم لیگ) میاں عبدالباری صاحب نواب معشوق یار جنگ مترجم ابن رشد و فلسفۂ "ابن ارشد" خان غلام احمد خاں صاحب سابق افسر مال ریاست جموں کشمیر۔ چوہدری غلام غوث صمدانی صاحب مصنف مثنوی صمدانی۔ عبدالقیوم خاں صاحب سابق ڈی۔ آئی۔ جی پنجاب۔ نواب غلام حیدر خاں آف کھلابٹ مولوی صفی الدین صاحب۔ پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی رحمتہ اللہ علیہم۔[2]

مندرجہ بالا حضرات میں سے چوہدری غلام غوث صمدانی اور خان عبدالقیوم خان صاحب کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنے متعلقین کو وصیت کر رکھی تھی کہ جب وہ فوت ہو جائیں تو انہیں حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف کے پائیں میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ یہ دونوں حضرات حسب وصیت آوان شریف میں حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے پائیں میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

---

[1]: تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ مقامات محمود کا گیارہواں باب، خلفاءِ عظام

[2]: ملاحظہ ہو میرا مضمون "سلسلہ قادریہ میں علامہ اقبالؒ کی بیعت" ماہنامہ ضیائے حرم لاہور۔ اپریل ۱۹۷۵ء ص ۴۳ تا ۴۶

... ت فخر مرتبہ نواب مشتاق احمد خاں لاہور ۱۹۶۶ء ص - ۲۷۱

معتقدین : نواب محمد زمان خاں آف کھلابٹ۔ نواب فخر یار جنگ بہادر سابق وزیر خزانہ ریاست حیدر آباد دکن۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مولوی نواب الدین صاحب (والد ماجد حافظ مظہر الدین)

نواب فخر یار جنگ مرحوم کی عقیدت کا تو یہ عالم تھا کہ وہ جب آدان شریف حاضر ہوتے تو گجرات سے آدان شریف کا بائیس میل کا فاصلہ پیدل طے کرتے اور سواری پر جانا سوءِ ادب سمجھتے

حضرت کے غیر مطبوعہ مکتوبات اور طرزِ تحریر

نواب معشوق یار جنگ نے اپنی بے مثل تصنیف "مقاماتِ محمود" میں حضرت صاحب رح کے کچھ فارسی اور اردو خطوط بھی دیئے ہیں خطوط اگرچہ بہت ہی کم تعداد میں نواب صاحب کو مہیا ہوئے تھے لیکن پھر بھی جو ہیں وہ فارسی شعر و ادب کا عمدہ نمونہ ہیں۔ ذیل میں ہم حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے دو غیر مطبوعہ اور حضرت کے چھوٹے بھائی میاں محمد مسعود صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ایک غیر مطبوعہ خط درج کر رہے ہیں تینوں خطوط فارسی زبان میں ہیں اور فصاحت و بلاغت کا نفیس اور عمدہ نمونہ ہیں حضرت صاحب رح کے دونوں خط میرے والد مکرم حضرت حافظ عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ پہلا خط ۱۸۹۱ء اور دوسرا ۱۹۰۶ء میں لکھا گیا۔ حضرت میاں محمد مسعود صاحب رح کا خط پلٹن ۱۹ کے ایک نامعلوم الاسم صوبہ دار صاحب کے نام ہے اور اسمیں

بھی والد صاحب کا ذکر ہے ۔ خطوط ملاحظہ ہوں ۔

خط ۱: مشفق ارفق حضرت، بابرکت، شاہ جیوہ صاحب سیالکوٹی، بلیٹن ۱۹ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

امامے (پیش امام) مسمّی میاں محمد دین متوطن چک خونی متصل گجرات با ،، صاحبے ،، عزنزی دد بارستم بے حدروا نمودہ ارادۂ ثالث موقوف براستصلاح رکنِ فنونِ عجیبہ و قانونِ دنیا دریں حضرت شیخ صاحب فضل الٰہی جیوا پیل نویس (لازال اسمہٗ مفیضاً علی المسمّٰی) می دارد ۔ و بیانش القاعِ مغلظہ طلاق ۔ ظلماً و ناحق بر عفیفہ و معصومہ جرِ مقدمہ بعدالت شرعی و عدلی گجرات و نتیجۂ یاس از ہر دو مصر با پیل ایں صاحب باں صاحب (یعنی شیخ فضل الٰہی) عرض سلام مسکینے فرمودہ اظہار عرض فرمایند تاکہ امدادِ ظلہٗ بوقوع نیاید ۔ واز حال خود ولور چشماں شاہ ولایت و بیگم نور فرحت بخشند ۔ و شیخ فتح دین را اسلام علیکم ۔ خط بسیار ظاہر نکنند و بہ شیخ صاحب گفتگو بطریقِ خفیہ تاکہ صاحبِ بالا ازیں سخن مطلع نہ گردد ۔

مسکین سلطان محمود از گجرات
بلبیست و ہفتم رمضان (۱۸۹۱ء)*

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس دقیق اور بلیغ خط کی تشریح خط کی پشت پر مشہور ادیب و شاعر پروفیسر شریف کنجاہی صاحب کے نانا حافظ غلام احمدؒ کے قلم سے ہے جس کی تلخیص حسب ذیل ہے ۔

---

* لفافہ پر ۱۸۹۱ء کی مہر ہے

مسمات "صاحبے" حضرت صاحبؒ کے ایک عزیز مرید کی بیٹی تھی جو چک خونی کے امام مسجد محمدؐ دین کے بیٹے سے بیاہی ہوئی تھی۔ جس نے مسمات مذکور کو طلاق بائن دے دی۔ بعد میں اپنی شر پسند سرشت سے مجبور ہو کر محمدؐ دین مذکور نے عدالت میں دعویٰ باز و کر دیا۔ لیکن گجرات کی شرعی و عدلی عدالتوں میں جب یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ مسمات مذکور کو طلاق مغلظہ ہو چکی ہے تو عدالتوں نے محمد دین مذکور کا دعوےٰ خارج کر دیا۔ بعد میں محمدؐ دین کو چند لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ راولپنڈی میں ایک صاحب فضل الٰہی صاحب اپیل نویس ہیں جو اس قسم کے مقدموں کے ماہر ہیں ان سے مشورہ کرنا چاہیئے اور اگر وہ کہیں تو عدالتِ اعلیٰ میں اپیل کر دینی چاہیئے۔ والد صاحبؒ اُن دنوں راولپنڈی میں بحیثیت پیش امام پلٹن نمبر ۱۹ مقیم تھے جب حضرت قاضی صاحبؒ کو محمدؐ دین مذکور کے اس ارادہ کا علم ہوا تو انہوں نے والد صاحب کو مندرجہ بالا خط لکھا۔

خط ۲ : بنام حافظ عبداللہ شاہ صاحب

مشفقم چراغِ دودمانِ اصطفےٰ شاہ صاحب

تسلیم ۔ مرحمت نامۂ نامی ۵ نجم رمضان مخبرِ بیماریٔ فرزندِ ارجمند رسید جنابِ من آں گل گلشنِ سعادت و فرحت را باغبانِ حقیقی از ہمہ حوادث مامون و مصؤن دارد ۔ بفضلہ و کرمہ والسلام مع الاکرام

سلطان محمود

۷۔ رمضان المبارک ۱۹۰۶ء

فرزندِ ارجمند سے اس خط میں مراد سیّد شاہ ولایت ؒ (م ۱۹۱۵ء) ہیں جو حافظ عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے بڑے بیٹے اور حضرت قاضی صاحب ؒ کے شاگرد و مُرید تھے۔ حضرت صاحب ؒ ان سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ جب یہ زیادہ بیمار ہو گئے تو قاضی صاحب ؒ نے حافظ صاحب ؒ کو مسیح الملک حکیم اجمل خان کے نام ایک تعارفی خط لکھ کر دیا جو درج ذیل ہے۔

"بحرِ مواج فیوض گلزار ساز دہلی۔ دام ظلہم الظلیل

تسلیم بہ تعظیم۔ اگرچہ ذات معدنِ برکات فی ذاتہ لیس کمثلہ فی ایصالِ فوائد مگر سائلِ مطلب خود مولوی حافظ سیّد عبداللہ شاہ جیو بابت فرزندِ دلبندِ خود شاہ ولایت باعث ہر تحریر عرضی ایں جانب آمد۔ گستاخی معاف و بر حالِ زارِ او نظرِ مرحمت۔ گلستانِ اقبال خنداں۔

سلطان محمود از سیالکوٹ ۱۵ ربیع الثانی

خط ۳ : خط میاں محمود مسعود صاحب ؒ بنام صوبہ دار صاحب پلٹن نمبر ۱۹۔

تسلیم مع تعظیم۔

مزاج شریف۔ گرامی نامہ۔ عنبر شمامہ آں جناب در عین افطاری وہین سعید صدور رونق رسند ساخت۔ بحضورِ اقدس تعرض شدہ و جملہ کیفیت بمیدانِ بنیان آوردہ شد۔ ایزد سبحانہ و ما اعظم شانہ از فضلِ خویش ایشاں را ترقی میجر صوبہ داری بخشد بمنّہ و کرمہ۔

صاحبا بچہ امر چندیں دیری و تاخیر واقع آمد ازیں موجب مطلع فرمائید جزاکم اللہ۔

مزاج مبارک حضورِ پُر نور دام ظلہٗ از کثرتِ استعمالِ ادویاتِ بارده در معده فتورے واقع شده۔ از دہلی ادویات تبادلہ شده آمده اند۔ آرام و صحت است۔ کمزوری باقی است،

اللہ جلّ جلالہٗ رحم و فضل کناد۔ آمین

بخدمت شریف جناب اکرم الناس، اشرف العباد حضرت پیر سید حافظ عبداللہ شاه دام برکاتہٗ، لتسلیم مع تعظیم بعلی اکبر جمعدار را السلام علیکم۔

صاحبا در آں آں جا یکے جمعدار است مرزا سربلند خاں پشاوری او را اسلامے و پیامے فرمانید واز قبلہ و کعبہ دو جہاں ایشاں را و حضرت جناب مولوی صاحب و جمعداراں را السلام علیکم و دعا پذیرا باد

محمد مسعود از آوان شریف

۷ رمضان شریف

یہ خط اُس زمانہ کا ہے جب حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں رحمتہ اللہ علیہ کے زیرِ علاج تھے۔

وصالِ مُبارک

نواب معشوق حسین خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی بے مثل تصنیف "مقاماتِ محمود" میں آپکے وصال پر ایک مستقل باب باندھا ہے جو ۲۵ صفحات، (۲۷۶ تا ۳۰۰) پر پھیلا ہوا ہے جسمیں آپ مرض، علاج وفات اور تجہیز و تکفین پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آپ ۲ مئی ۱۹۱۹ء کو فوت ہوئے نمازِ جنازہ پڑھانے کا شرف آپکے ایک خلیفہ مولانا محمد نیاز الدین تیراہی کو حاصل ہوا (مرتب سید نور محمد قادری چک نمبر ۱۵ شمالی دنجرات یکم اپریل ۱۹۷۹ء)

نواب معشوق حسین خاں ص ۲۹۵

قصایدؔ و شجرہ جات

حضرت قبلہ غوث زمان جناب قاضی ربانی

سُلطان محمودؔ صاحب

آوانی رحمتہ اللہ علیہ

و

قصیدہ حضرت شاہد ولہ صاحب

گجراتی

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نثرؔ

نالہائے زار از ہزار داستان بیقرار ازکر ہائے
خودشرم سار سید نور اللہ شاہ عفا اللہ عنہٗ
در مدحتِ آن گلدستہ نو بہار معرفت آفریدگار روشاخسار
گلزار عشق دلدار مونس غمخوار یعنی شہسوار عرصۂ معانی یکہ
تاز میدان رب شناسی و خدادانی المعروف در آفاق
المشہور در اطباق نہ رواق مصدر کرامات ظاہرہ مظہر خوارق
باہرہ ولی کامل عارف واصل ملکوتیت دستگاہِ حضرت

شاہدولہ صاحب نور اللہ مضجعہٗ و برّد مرقدہٗ کہ بحالِ بے جمعیتے سر بر زدہ ۱۲

خوشا عشرت سرائے شہر گجرات — چو فردوس بریں جناب آیات
عجب شہر انتخاب جملہ پنجاب — دوبالا لنشا دارد ز آب چنیاب
بتانش رشک حوراں بہشتند — خمیر شاں ز شوق حق سرشتند
شدہ مشغول ذکر ہو ہوائیش — بوسعت دلکشا ہر سو فضائیش
رسد گر نامراد آنجا بلا بد ؟ — بکام دل مراد خویش یابد
بصید من برغم چرخ کجرو — میاں برلبست چابک ہمچو آہو
بدو گفتم کجا زینیاں روی تفت — بدرگاہ مدار کام جان گفت
بگفتم میرود جز تو کسے ہم — بگفت از ہر طرف انبوہ مردم
بگفتم ہرچہ گفت از پی کام — بگفتم چند گفتا نیست انجام
بگفتم صاحب آن بارگاہے — کدامی گفت خوش صاحب کلاہے
کہ یعنی وارث اقلیم عرفان — جناب شاہ دولہ جان ایمان
باگجرات است ہر دم فضل مولیٰ — کہ آنجا شاہدولہ راست ماوا
زہے شاہ ولائت کز نگاہے — چو بوجہل است صد ہا رو براہے
ز بحر زہد او ہر قطرہ موجے — بود ہر موج زہدش کوہ اوجے
ز امید این نوید آمد چو در گوش — نوشتم مدحتش کردم در آغوش
بدرگاہش کنوں روئی دل آرم — فزوں ز امید خود امید دارم
شہا شایاں شان تو شنائیت — کنم گر تو کنی بر من عنائیت
بگرد مرقدت ای شاہ مردان — ملائک صبحگہ جاروب گردان

نهفته راز غیب است آشکارا زروی خاطرت ای عالم آرا
بملکِ زهدِ خشک آتش زنی گر شرر از شعلهٔ نورت زند سر
فتد بر زنگ گر لمع جمالت فرنگی را است از زنگی خجالت
چگویم هیبت و هول تو چونست که گردِ به پیش مُوشت سر نگونست
غلامانِ درت خاقانِ چنید همه از کشتِ فیضت خوشه چنید
نماید کمترین بند گانت حصارِ چرخ پیش قصر شانت
رواجِ سکه‌ات نقشِ جبین ها است بروحت از فلک صد آفرین ها است
ز دستِ قدرتت بر آتشِ تاب سکون گیرد بسانِ سیم سیماب
ز هولِ قهر تو در دورِ عالم صدای الامان دارد جهنم
ز تعدادِ عطایت در زمانه شده تسبیح در کف دانه دانه
اگر الوند در پنجه فشاری شود در یگ روان چون بر گماری
ز بذلت بحر از بهره درانست که آغوشش ز بارِ دُر گرانست
بحلم و زُهد در تقوی گزیدن خدا مثلت نه خواهد آفریدن
عِلوِّ منصبت بیرون ز احصا است که زیر بوریائت عرش راجا است
ز نوای کاشفِ سرِ نهانی شود حل مشکلات دو جهانی
نیامد هم نیاید تا قیامت نظیرت صاحب کشف و کرامت
بمدح وصف و ثنای شاه عالم رگِ یاقوت گشته نال کلکم
زبان ناکام در وصف تو لال است پرِ پروانه و مشعل مثال است
ثنایت قدسیان را وِرد جانست دعایت داعیان را بر زبان است
بعهدِ عهد فیضت مار و کژدم سراپا گشته خضر و عیسوی دم
ز خلمت بر غبار ار سایه آید چه یارا صرصر از جاش رباید

وزد گر بوی خلقت در گلستان — شود بلبل گراں گوشی چو مستاں
بمدحت بستہ ام دُرِّ درخشاں — ازان شد کاغذم چوں خور زرافشاں
مرا بدین و مجاور نیک بختند — کہ دامانِ چنیں پیری گرفتند
یکا یک ہمچو گلہاءِ بہار اند — چو زرِّ جعفری کامل عیّار اند
ولی و عارف و اہلِ یقین اند — سعیدانِ ازل سُلطان دین اند
خصوصًا حضرتِ کامل مُکمّل — کہ الطافِ خدا او رحمت شامل
جناب مستطاب مُرشدِ ما — غیاثِ مستمنداں غوث اعلیٰ
مقدس ذکر او دارم زبانی ! — اغثنی حضرتِ غوثِ آوانی
سیاہم از گناہاں لیک ای نور — بتعریف شدم نورٌ علیٰ نور
نہ گویم من ز ساداتِ کرام — کمیں تر از غلامانت غلام
مرا ای نور بس فخری غلامی — کزین فخر است کارم را تمامی
شہنشاہا طفیلِ شاہ عالم ! — ترحم بر غلامِ خود ترحم !
کہ تا یابم چو بوی آشنائی — زشرِّ نفس بد یابم رہائی
نگاہی از کرم سوی غریبی — ز عیش و کامرانی بے نصیبی
بدامِ نفس امارہ گرفتار — بکامِ اژدہاء دیو خونخوار
کنوں چشمِ دعا در انتظار است — کہ ہنگامِ اجابت نو بہار است
خداوندا طفیل مقبلانت — بہ یُمن و برکتِ اہلِ امانت
بدُنیا بگذرد خوش روزگارم — کنی بر قولِ ایماں ختم کارم
الٰہی تا ملک بر آسمان است — در آنجا نعرۂ سُبّوحیان است
مدد از روحِ ممدوحم رسانی ! — بجنّت در جوار او نشانی !
جہاں ز انوار فیض باد تاباں — مزارِ او مدارِ فیضیاباں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اے اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱

در مدحت و منقبت جناب فضائل مآب ولائیت ایاب خورشید سپہر ارشاد آفتاب فلک سداد حضرت قاضی سُلطان محمود صاحب ساکن آوان شریف رحمتہ اللہ علیہ رحمتہً تامتہً وافتہً - آمین -

روز گارے شُد کہ دارم در دل زار و حزیں
آرزوئے مدحتِ شاہنشہِ دُنیا و دیں
قاضی سُلطان محمود آنکہ نام میش !
نیک زد بر روئے دلہا سِکّہ چوں نقشِ نگیں
دُرِّ دریائے حقیقت اخترِ بُرجِ شرف
شاہبازِ اوجِ عرفاں افتخارِ عارفیں
منبعِ سرِّ الٰہی مطلعِ نورِ ھُدیٰ !
مخزنِ گنجِ حقائق معدنِ شرعِ متیں !
والیٔ ملکِ ولائیت ہادیٔ گم گشتگاں !
اندر اقلیمِ ہدائیت صاحبِ تاج و نگیں

بحرِ علم و کانِ علم و ابرِ فیضانِ خدا
مقتدائے اہلِ باطن پیشوائے متقیں
ارتفاعِ عزّ و جاہش برتر از شرح و بیاں
کمترین بندگانش قیصر و خاقانِ چیں!
مردمِ چشمِ مروّت مرجعِ اہلِ کمال
در مقاماتِ محبت واقفِ عین الیقیں!
روضۂ رضواں بہ پیشِ محفلِ او منفعل
خاکِ نعلینِ شریفش کحلِ عینِ حورِ عین
رُو متاب از بارگاہِ قبلۂ حاجاتِ خلق
گر ہوس داری بدنیا روضۂ خلدِ بریں
ہر سرِ موئے تنم پیدا اگر صد زباں
کے ادا سازد ثنائے چو تو شاہے نازنیں
ناقصاں را آستانت کعبۂ مقصود ہا
کاملاں را وصلِ تو معراج بر روی زمیں
بر درت ای تاجدارِ کشورِ حِلم و حیاء
ہر کہ روشن میکند داغِ غلامی بر جبیں!
کوسِ شاہی مینوازد با حصولِ کام و دل
می شود در ہر دو عالم بے نیاز آن و ایں
چوں غلام شاہ جیلانی ہزارانش غلام!
گرزہِ انصاف بر شاہاں شرف دارو بہ بیں
صد حکیم نامور بیمار او سر بر درش؟

شد شفاء یاب و سعید و کامیاب از واصلیں
من کہ باشم کز مریدانش کنم خود را شمار
آنکہ صد حکام بالا دست دارد خوشہ چیں
از ہوای نفس سرکش بہر سُو راندہ ام
بس ستم کردم بحالِ زار خود بہُس القریں
جُرعہ از جامِ محبّت ریز در کامِ دلم!
تا ازیں دنیای دُوں پُر دُر فشانم آستیں
حقہ بازیہای چرخِ سفلہ طبعِ دوں نواز
از پئے آزار جانِ من دمادم در کمیں
از حریم راحتِ مقصود دُور افتادہ ام
عیش و عشرت شد مخالف محنت و غم ہمنشیں
مشکلے دارم کہ بر رائے منیرش روشن است
پس چرا بیہودہ گویم آنچناں یا ایں چنیں!
زلۂ از خوانِ احساں تو خواہم بردہ ام!
تا نباشد خاطرم متردد و اندوہگیں!
چوں توئی در گنج بخشی بعدیل و بے نظیر
پس کجا مثلِ تو جویم یا ور دیار دمعیں
رحمتی فرمای بحالِ ایں گدا بہر خدا
از برای مصطفٰے آں رحمۃٌ للعٰلمین
بہر آدم نسل او از انبیاء و اولیاء
بہر بوبکر رضؓ و عمر رضؓ عثمان رضؓ علیؓ اصحاب دیں

چشم دارد شاہِ نور اللہ ز خوانِ فیض تو
اِنَّ اَصحاب العطایا بالکرم مون السائلین!

با تمام رسید قصیدہ نعتیہ از کلک افتقار سیّد نور اللہ شاہ
بن
فضائل مآب سید مولوی چراغ شاہ صاحب مرحوم بخاری
سیالکوٹی وطناً

قصِیدہ

حضرت قبلہ غوثی و غیاثی جناب قطب
دائرۂ زماں غوث دَوران جناب قاضی
سُلطان محمود صاحب ساکن آوان شریف از
سیّد نور اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

چہ گویم مدحتِ عالی جنابے ❊ سپہرِ معرفت را آفتابے
نہ مثلش زاد ہرگز مادرِ دہر ❊ بگیتی رہبر کامل نصابے
در آمد از پسِ شاہ رسولاں ❊ امینِ صادق والاخطابے

عزیزے شہسوارے غمگسارے — امام مقتدائے مستطاب
زمین شرع زو شد رشک گلزار — بباغ سنت احمد سحاب
زسعیش دیں قوی شد ہمچو سنداں — اگرچہ پیش زیں بد چوں حباب
سواد کفر از دلہا زدوده — زفیضش قلب ہا چوں ماہتاب
بیا اے بلبل دلدادهٔ گل — تہی شد گلشن از بوم غراب
شد آد آں از وجودش زرشک جنت — کہ خاکش مشک آبش شد گلاب
زانوارش کہ بر روئی زمین تافت — زمین گردیده داغ آفتاب
بحق مومناں محکم حصارے — برائے کافراں مفتوح باب
پئے اخیار اخلاقش بہشتے — پئے اشرار اطوارش عذاب
ہرآنکس بیعت آں پاک کرده — نجات یافت در یوم الحساب
ہرآنکو روئی خود آورد سویش — زنورش روئے او شد ماہتاب
چرا نبود کہ پیرش بود کامل — جناب صاحب فیض انتساب
چہ پیر محو عشق حق تعالیٰ — بسوز عشق حق الحق کباب
براعضائیش نشان عشق پیدا — بجاں میداشت از محبوب تاب
برافلاک ولایت اختر نور — فزوں از آفتابش التہاب
تجلائے صفائیش اللہ اللہ — دلش چوں عرش رحمن داشت تاب
طلوع قطب عالم از وجودش — منور از ضیائیش آفتاب
دُرِ دریائے وحدت دُرِ دو عالم — نہ مثلش گوہرے را آب و تاب
مریدے خواجہ عبدالغفورے — کہ عالم راست نورش ماہتاب
مثال میش گرگاں در حضورش — برنگ صعوه پیشش او عقاب
ہرآنکس را ایں چنیں شد پیر کامل — چرا نبود ز عشقش رنگ و آب

وجودت شد ہمہ نورِ مجسم ؎ کہ زان خواجہ نمودہ اکتساب
چرا نبود کہ اصلش غوث دین است ؎ غلامِ غوث در دین انتخاب
بہ پیشش نور آن تابندہ گوہر ؎ نماندہ دیگران را آب و تاب
غلامِ غوث محوِ ذاتِ مولا ؎ بہ بزمِ عاشقان عالی خطاب
غلامِ غوث کز عرفان بروئیش ؎ غلامِ مصطفےٰ بکشودہ باب
غلامِ مصطفےٰ آن غوث عالم ؎ نہ باشد مثل او میمون جناب
غلامِ مصطفےٰ دین زندہ کردہ ؎ کز و کفار را شدان انجذاب
بشاہِ اولیاء سلطان محمود ؎ فیوضِ عام اُو مثل سحاب

چہ نور اللہ سرائی نغمہ او
کہ اوصافش فزونست از حساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد محمدت ربِ ودود مدحتِ سرورِ انبیاء کا سمہٗ محمود و منقبت آل و اصحاب مسعود این خزف ریزۂ چند و آہِ دردمند بحضور صدر نشین پایۂ بلند و مسند آرائے شرع ارجمند پسندیدۂ نظر اہل پسند عارف ربانی مظہرِ انوار سبحانی مرشد کامل ہادی آگاہ دل جناب فیض مآب حضرت قاضی سلطان محمود صاحب افاض اللہ من سجال نوالہ وافضالہ زادۂ طبع پژمردہ و فکر افسردہ عاصی کثیر المعاصی از فضل و ہنر بیدستگاہ سید محمد نور اللہ شاہ بخاری سیالکوٹی۔ کہ یکی از معتقدآن خاص و مریدان با اخلاص حضرت ممدوح است

... خلعت اہل قبولش روزی باد ؛ بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد ! (ہو الحق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نور نامت گرچہ دارد خوبیٔ بس بیکراں
گشتہ از وعظ و مباحثِ مشتہر اندر جہاں
لیک چوں بینم عملہائے زبون و زشت تو
ظلمتِ کُفر ابد صد ننگ میدارد ازاں
چند چند ایں حیلہ و مکر و دروغ بیفروغ
تا بکی ایں غفلت و تا چند ایں خوابِ گراں
چشم خود بکشاء از خواب گراں بیدار باش
کُن نظر انجامکار خویش بیں چوں عاقلاں
در ہوا و خاک بازیہا ہمہ عمرت گذشت
روز در حرص و ہوا شب داستان پاستاں
اندر ایں دارِ تجارت بہر سودا آمدی
بیس کزیں سودات حاصل گشت خُسران و زیاں
کوس رحلت کاروانہا صبح گاہ بنواختند
بانگ برخیز آمدہ شُورِ روانہ شور واں
نیکنامانِ سعادت مند پیش از صبح گاہ
برنشستند از ہمہ بر و ند سبقت بے گماں
ہمرہاں تو شدند و دور تر خیمہ زدند !
تو بخوابِ غفلتی گو کے رسی با ہمرہاں
نور اندر منزل جاناں اگر خواہی شُدن

رہ طلب کن بدرقہ از شہسوارِ ملکِ جاں
بادشاہ ملکِ معنی آنکہ خاکِ پائے او
افسر و تاجِ ملائک کحلِ چشمِ روشناں
قاضیٔ سلطان محمودؔ آں کہ ہر جا زد علم
چابک آمد بہرِ پائے بوسش عیاں کوہِ گراں
چوں سلیماں حکم او براِنس و بر جاں میرود
قیصر و فغفور و خاقاں کمتریں چاکراں
نکتہ اندر خورِ مدحش نیابد حاصلم!
فکرِ من تا ملکِ ایران رفت از ہندوستاں
پیرِ عقلم بہ کہ اندازد عصائے گفتگو
کے شود ایں تیہ طی تا منزلِ سلمیٰ عیاں
عرض میدارم گزیں پس دبرنتواں زیستن
در ہوائے روئے گل بلبل رود از بوستاں
ای کہ از انوارِ فیضاں تو رخشاں آفتاب
آفتاب مرحمتہائے تو تاباں در جہاں
بہرِ شاہِ دوسرائے یعنی محمدؐ مصطفےٰ
آں سرگروہِ انبیا و آں بادشاہِ مرسلاں
بہرِ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہم بہرِ حسنؓ
بہرِ حسینؓ آن نورِ عینِ سیدِ دیں پروراں
کن نظر بر حالِ زارم رحم بر جانِ حزیں
بر سرم دستِ کرم نہ لطف کن بر بیکساں

سوختم در آتشِ هجرِ حضور پاک تو!
شعلهٔ شمع است هر مو بر تنم سوزاں طپاں
دُور باشی از جگر کز سوز هجرتِ می کشم
بوئ کباب آیدُ بمن دُودش رسد بر آسماں
آب در چشم نماند گریه هائے بے حساب
صبر از دل میرود چوں خس به سیل اندر رواں
آبِ غم در انتظارِ کام دل از سر گذشت
رفت آرام از تنم خوابم نمی آید شباں
گر بجوشم در زماں جاں از تنم بیروں رود
داز ماجرا گردم زنم پر گردد از آبم دہاں
تا بکی باشم بہجراں مبتلا د خوار و زار!
نیست جز تو کس رفیق و آشنائے مہرباں
وائے بر حالِ پریشانم کز نیساں بگذرد
نور در نارِ فراقت تا بکی باشد طپاں
نور بس کن گر قبول افتد یکی حرف بس است
می سزد گر گستری دستِ دعاء چوں راستاں
تا که پیر روز رنگیں چہرهٔ تابانِ خویش!
از گلیم شب بروں آرد چو ماه بر آسماں
تا که باشد از نقوش انجم د خورشید و ماه
روئ صفحاتِ فلک روشن چو رخسارِ بتاں
تا زمیں زیبد ز رفتارِ مقوّس قامتاں

واز عالمانِ عاملاں وعارفاں کاملاں
تابود در ذاتِ توفیضِ خدا دراز دیاد
در تزایدُ باد فیضت دا ثما اندر جہاں
مسند از فیض تو فیض از ذات تو بادا امیر
ذات پاکت مظہرِ انوار بادا ہر زماں

تمام شد

قصیدہ نعتیہ

در
بجناب غوثیت مآب قبلۂ عالم و عالمیان غوث
دوراں قطب دائرہ ارشاد مرکز استقامتہ و سداد راہبر
کامل عارف واصل دستگیر دو جہاں ملجا و ماوائی مستمدان
حضرت قاضی سلطان محمود صاحب ساکن آوان شریف
ضلع گجرات ادام اللہ ظلال فیوضاتہٗ علیہ و علی سائر المستفیدین
الی یوم الدین از احقر مریدان خاکپاء درویشانِ محمد خلیل الرحمٰن
ساکن ڈھوک شمس ضلع راولپنڈی تحصیل گوجرخان
پچھو ہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوں شنیدم در ممالک خوبیٔ فیضان تو
ملتمس گشتم کہ آیم در شہر آوان تو
تا باین مسکیں ذلیل و مفتقر بے مایۂ
گنج عنایت ہا رسد از جود بے پایان تو
تو گذشتی در مقامِ قرب از پیشینیاں
اولیاء گشتند زیر و جملگاں خواہان تو
شاہِ دولہ شاہِ سیدا دیگراں حاجی نجیب
مع پیرا شاہ شدند آں جملہ در حفظان تو
چوں منازل معرفت را کردہٗ طی مسرعا
تہنیت گفتہ ترا آں غوث شاہ جیلان تو
کاں مقابر بودہ مخفی مستتر از عین و دل
در جہاں گشتہ عیاں از کشف و از بتیان تو
انبیاء و ہم صحابہ کا مذنہٗ گز یا نہ یاد!
ہر ہمہ دارند دائم حب جسم و جان تو
نسبتے داری با بیناں کو نیاید در منفصاں
ای بنیاں را عزیزے بعد از اقران تو
کس شدہ باشد ندانم از بنیاں مستفیض
غیر ذاتت ای معین و یاور حمیالان تو!
خوش مبارک باد دائم ایں عنایاتِ اللہ

گو رسیده در دولت از پیرِ عالی شاں تو
آں شہِ غوث الخلائق مرجع اہل صفا
حضرت عبدالغفور آں زبدۂ پیران تو
یافتہ ہر گاہ ترا از نفس و شیطاں لبس لعید
اولاً کردہ عطا واہ خلعتِ شایان تو
گر بہ بخشی بندگانِ خویش را مقصود دل
دور بنود اینچنیں از کرم و از احسان تو
ای علاج دردمنداں دی شفاء مرضہا
ای غیاث مستمنداں جرعہ آب حیوان تو
خواہم ار بخشی مرا تا زندہ گردد مردہ دل
ہم بحق شاغل شوم ای عیسی دوران تو
یکدمِ بر ما بزن تا وارہیم از مفسداں
ایکہ در ملکِ ولائیت آمدہ سلطان تو
آرزو دارند جن والنس ہم حور و ملک
کہ بمانند بر درِ کاشانہ ات دربان تو
ایں سعادت را نہ یابند محض با ایں التجا
تا نہ حمالند بر سر مدتے فرمانِ تو
گر کسی جوید بعالم با ہزاراں جد و جہد
عشق مولیٰ را نیابد غیر از آستان تو
میرسد ہر خادمت را ایں بشارتہا حق
بگسلد از غیر بند دست در دامان تو

ایکہ من دیدم ترا غوث الوریٰ حق الیقین!
پس چرا کارم چنیں اے مظہر جانانِ تو
من سیاہم خود گناہم منفعل از کردہ خویش
یک نگاہِ ذی وجاہِ خواہم از عینانِ تو!
کر نظر سازند پاکاں مس را اکسیر خوب
آہنم سازی طلا از دست زر افشانِ تو
اے ولیاں را امام و شیخ اندر معرفت
من اسیرم کن خلاص از نفس از شیطانِ تو
در گہت یا سیدے دار الشفاء کامل است
بس فرقٌ فیہ در اعداءُ در خلانِ تو
ما مریضان دروئی بہر استشفاء مرض
آمدیم اینک بقد ہمت شمہ از دربانِ تو
کُلُّ مَنْ جَاءَ اِلَیْکَ یَا اِمَانُ الخَائِفِین
کامِ دل را یافتہ شد راجع از ایوانِ تو
اسمِ محمودت گرفتہ جملہ عالم زیر حکم
ہمچو شاہِ غزنوی نصرت شدہ قربانِ تو
سلطنت اولیک بر اولاد آدم یُدعیاں
انس و جانرا زیر حکمت کردہ آنمنانِ تو
مدعاءِ خاطرم بر تو شہا پوشیدہ نیست
گر روا داری ہنر دگو ہست در امکانِ تو
این اثیم بندگانت نام خود دارد خلیل
راجیٔ عفوِ جرائمٔ ہست از رحمانِ تو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ منظومہ

سلسلہ بزرگان قادریہ غفوریہ رضی اللہ تعالیٰ

از خاکسار سید نور اللہ شاہ سیالکوٹی

نؔ

الٰہی بادۂ عشق بلاخیز
زجام معنیم در کام جاں ریز

زہر چہ جز تو پیش آید گریزم
بدردِ تو سرشک از دیدہ ریزم

زدل گرمی بسوزاں سینۂ من
بخورشیدی برآر آئینۂ من

دل پر دردہ دروم عطاکن
زہر دروش بدردِ خود دواکن

بیفشاں از گلم پژمردگی را
زخاطر دور کن افسردگی را

بحق حرمت سلطانِ لولاک
زنقش غیر کن لوحِ دلم پاک

بحق حرمتِ شاہِ ولائیت
علی آں مظہر نورِ ہدائیت

بحق ہر دو نورِ چشم زہرا
سرورِ سینۂ یاسین وطاہا

بحقِ مقتدائے اہل عرفاں
درِ بحرِ معانی گنج ایقاں

حسن آں کو چو شمع عشق افروخت
بسوزِ سینۂ خود سینہا سوخت

بحق آں حبیبِ پاک یزداں
کہ نزلِ درد دل را بود دہماں

بحق آنکہ شد معروفِ عالم
مباہی بر وجودش نسل آدم

بحقِ سری آں گنج اسرار
بحکمت پیشوائے جملہ ابرار

ساقیٔ خمخانۂ عشق
جنید آں سرخوشِ پیمانۂ عشق

بحقِ شبلیؒ تجرید ساماں — ز رنگِ ماسوا افشاندہ داماں

بحق نورِ عبد الواحد فرد — کہ بزمِ تیرہ را رشکِ جناں کرد

بحقِ آں سمیؑ ماہِ کنعاں[1] — عزیزِ مصرِ گنجِ سرِّ پنہاں

بحقِ صاحبِ سجادۂ شرع — علیؒ ہنکاری اصلِ فقر را فرع

بحقِ بو سعیدؒ آں قبلۂ شوق — بجان و تن خمیرِ مایۂ ذوق

بحقِ شیخ محی الدیں کہ چوں او — نبردہ کس بمیدانِ رضا گو

فلک بر قصرِ جاہش پاسباں است — فضائے درگۂ او لامکاں است

بحقِ رہنمائے جملہ ابرار — کبیر الدین کلیدِ گنجِ اسرار

بحق شمعِ بزمِ بے مثالی — منورِ آفتابِ لایزالی

بحق شاہِ عالم پیرِ دانا — ز عشقش شد جہانِ پیر و برنا

بحق حمد پیرائے خداوند! — کہ احمد شاہ دینؒ است پیوند

بحق مومن صدیق کامل — کہ فیضِ او جہاں را بود شامل

بحق درد پُر دردِ محمدؒ — سرافرازی دہِ فیضانِ سرمد

بحق آں سمیؑ پیرِ مدینے[2] — کہ آمد نورِ جاں در عالمِ تن

بحق آنکہ فیضش را وفور است — بنامش سکۂ عبد الغفور است

بحق شہسوارِ عرصۂ جود! — جہادِ نفس را سلطان محمود

بہ تن انساں بجاں شکلِ فرشتہ — تن و جانش بدرد و دل سرشتہ

بہ کامش زہر را طعمِ شکر بود — نمک بر خوانِ او اشکِ سحر بود

برزمِ نفسِ سرکش سخت کوشے — بہ بزمِ عاشقی دریا خروشے

بحق آنکہ چوں از فقر زد دم — بعلم و حلم شد محبوبِ عالم

---

[1] : حضرت یوسفؑ

[2] : حضرت شعیبؑ

چو نوراللہ شاہ مسکین گدائے — نشستہ چشم بر راہِ عطائے
بحق جملۂ پاکان طریقت — مجازش را بدہ رنگ حقیقت
چو فرمانت رسد در آخر کار — بذکرِ خود زبانش تازہ میدار

قصیدہ

در

بجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت قاضی صاحب امام اللہ ظلالکم علینا فایضتہ" آمین منجانب غلام غلامانِ عقیدت آئین ملک محمد دین افسر انہار بہاولپور

بسم اللہِ الرحمٰنُ الرحیمؕ

ایکہ در پنجاب چوں مہرِ منور روشنی — وایکہ بیخِ ظلمتِ عصیان طغیاں میکنی
یک نظر بہرِ خدا بر حال زارم افگنی — کم نہ گردد از تو چیزے اے غنیانرا غنی
ایکہ در تو نور پنہاں است از عبدالغفور — کو ست در اہلِ صفا و معرفت صدر الصدور
ایکہ در تو نورِ مے تابد ند شاہ دولہ ولی — دولتِ انوار رحمانی در و شد ممتلی
آنکہ در حق تو گفتہ اے ولیانرا ولی — ایکہ اوصافِ ولیاں جہانرا جامعی
ایکہ بر تو لطف خاص پیر لنگر شاہ ولی — واقفِ اسرارِ ربانی خفی و ہم جلی
ایکہ بار تست در عالم بہار حق و دین — آں بہاو رونقِ اہل صفا و اہل دین

غوث دوراں غوث عالم مرکز اہل تقا | اسمہٗ فی الارض مشہور کما ہو فی السماء
ایکہ از انوار دم مُرّی و الاگشتی مستنیر | جندا آنشاہ مرداں ہم فقیر و ہم امیر
ایکہ نور غوث اعظم دستگیر دو جہاں | آنکہ زیر پائے او شد اولیا لا گردناں
روز و شب تا ابد ہمی اے معدن ایمانیاں | مرکز اسلامیاں و مفخر روحانیاں
ایکہ ہستی حجۃٌ للخلق ارثِ انبیاءُ | پیشوائے اہل ایقاں راہبر اہل صفا
ایکہ سلطاناً نصیرا شان تو دائم ہمی | منزل محمود فتحاً شان تو خوانم ہمی
مخزن الطاف رحمٰن مورد افضال حق | مہبط الہام یزداں محبوب ایصال حق
ایں غریب و بیکس و مظلوم آمد در آوان | در حضورت اے شہ سلطان محمود جہاں
یک نظر از بہر جملہ اولیاء اصفیا | اتقیا و ازکیاء پر ضیاء انبیاء
مشکل من منجلی گردد طفیل اینہمہ | مشکل از ہر دو نوع از دنیا از دین ہمہ
تا ابد در دور ماند ساغر فیضان تو | لیتنی من ہم ربایم زلہٗ از خوان تو

من بیاوردم ارادت از حضورت ای شہا
پس سعادت حق من شد جندا اصل علیٰ

تمام شد
بعونہٖ و کرمہٖ

سلسلہ مبقہ قادریہ مجددیہ غفوریہ

از احقر بنی نوع انسان سگِ کوءِ آوان مدعو بہ محمد خلیل الرحمٰن غفر اللہ لہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداوندا طفیل ذات خویشت | بقسمت من لقاء خود عطا کن

طفیلِ مصطفیٰ سردار عالم
دلِ تیرہ مرا تو با ضیا کن !

طفیلِ مرتضیٰ حیدرؓ مکرّم
بمعراجِ ہدایت مرتقا کن

طفیلِ حسن بصری مرد کامل
بصیرت در دلم تو دائما کن

طفیلِ شیخ حبیب عجمی مکمل
مرا محبوب خود ای کبریا کن

طفیلِ آں ولی داؤد طائیؒ
صفیرِ روح را تو خوش نوا کن

بحقِ خواجہ معروف کرخی
بمعروفی سمر در قرنہا کن

بحق شیخ عبداللہ سقطی
یکی از بندگانت ای خدا کن

بحرمتہ شاہ جنید پیر بغداد
سیاہی قلب مبدل با صفا کن

بسرِ شبلی آن قدوہ عصر !
شریعت ہم طریقہ را ہما کن

بحق عبد واحد شیخ یکتا
بتوفیقِ ہدایت رہنما کن

طفیلِ آں شہِ دانائے طرطوس
چو یوسف در جہاں مکرّم شہا کن

بحرمت خواجہ ہنکاری ابوالحسن
بطاعت ہم عبادت بے ریا کن

طفیل بوسعید پیر مخدوم
وجودِ مس مرا تو کیمیا کن

بحق آں ستودہ ذات اقدس
غیاث الخلق زندہ مردہا کن

شہ جیلاں کہ محی الدّین اسم ست
بحُبِّ عشق خود مارا فنا کن

طفیل شیخ اکرم عبدالرزّاق
نصیبم از معارف گنجہا کن

بحرمتہ شیخ شرف الدین منور
بشرفِ مقصدِ قلبی رسا کن

بحق آں بہاء دین و دُنیا
مرا یارب بعالم در بہا کن

طفیل شیخ عقیل آں منبع عشق
براہِ عقل کل تو پرانا کن

بحرمتہ شمس دیں صحرائے اللہ
بصحراء وجودم شمس وا کن

گدا رحمٰن را آرم بہ بہشت
کہ مارا ہم بدرگاہت گدا کن

بخواجه بوالحسن صاحب محاسن　　بدنیا هم بعقبیٰ ذو وفا کن

بشمس الدین گداجوئم ترارب　　توهم از مکرمت جلوه بما کن

بحق شاه فضیل آنچشمه برکات　　یکی از خادمانِ اولیاء کن

طفیل شاه کمال عارف یگانه　　زقیدِ نفس و شیطاں بس رہا کن

بحق شاه سکندر نور اعظم　　زآب حیواں خود جرعه سقا کن

طفیلِ آن مجدد الف ثانی !　　که اسمش درجہاں احمد صدا کن

بتجدید شریعت هم طریقت　　بتوحید و حقیقت هم خوشا کن

طفیل حضرت آدم بنوری　　اویم جسد مارا خوش جلد کن

بخاطر شیخ حبیب اللہ پیشوری　　پس و پیشم جدا از ماسوا ک

برازیکه تاز عشقبازی　　جناب شاہباز ذو تق

طفیل شیخ مومن اہل الیقاں　　عیوبم پوش در جمله خطا

بصدّیق محمّدؐ یا الٰہی　　ز جبلم صوب صدقت راہ

محمدؐ حافظ سبع مثانی　　شفیع آرم و یوم را ادا ک

طفیل شاه شعیب نوریزداں　　مرضہاء درونم را دوا ک

بحق قطبِ عالم غوث دوراں　　صوات از مقدمش جلته

مقدّس اسم او عبدالغفور است　　گناہم را قلم کش هم عفا

بحقِ مهبطِ الہام ربّی　　امان الخلق بر عالم سخا ک

شه از اولیاء چوں او نیامد　　مه نورش منوّر تا ثرا ک

بعلم و فضل او فضلاء دراں　　مقر و معترف هم مرحبا ک

بعالم نیست کس او را نظیرے　　وحید الدّہر لقب او را

و[illegible] است بین الخلق والحق　　به بحر معرفت خوب آشنا

بیاید ہر کہ نزد بارگاہش
عجب شیخ است واقفکارِ استقام
کہ مرضِ ظاہر برا اسہل دیدہ
کسی کو دیدهٔ باطن بدارد
بخاکِ ار پاک اقدامش رسیدہ
بہر جائے رسید آواز فیضش
خجے ہر منوّر کز فروغش
جنابِ قاضیٔ سلطان محمود
مریدانِ اورا یارب بکرمت
خصوصًا این اثیمِ مضطرب را
خلیلِ کو ذلیلِ تست یارب
چو من کردم دعا ای پاک مولا

ز مرضیٰ سقم اورا خود دوا کن
اطبّاء جملہ با وی التجا کن
بدفعِ مرضِ باطن حبّیہ سا کن
یہ ببیند کوست ظلمت را ذوا کن
ملائک چشمہا را تو تیا کن
خلائق بر حصولش مژدہا کن
ہمہ ظلما نیا نرا چوں ضحا کن
کہ حبدش سیر بر اوج و علا کن
مفرح با حصولِ مدعا کن
تمامی دور از رنج و عنا کن
بکونینش الٰہا در غنا کن
تم تو از فضلت اجابت در دعا کن

کر میری امداد یارب آج حالت زار میں
لے بنا محبوب اپنا حُبّ دل میں ڈال کر
مانگتا ہوں یا الٰہی عشق اپنا کر عطاء
صدقہ خواجہ حسنؒ اور شیخ عجمیؒ راہنماؒ
حضرت داؤدؒ طائیؒ کے طفیل اے مالکا
خواجہ معروف کرخیؒ کا ہے تجھ کو واسطا
خالقا کر صاف میرا دل گھنگال کر!
سری سقطیؒ کا صدقہ اور جنیدؒ ذیقدر
صدقہ بوبکرؒ شبلی عبدواحد خوش سیر
خواجہ بوالفرحؒ دیگر بوالحسنؒ جو نامور
بوسعیدؒ و پیر گیلانیؒ کی خاطر رحم کر
عارفوں کی طرح یارب میرا حال وقال کر
پیر دوّلہ شاہ منوّر شاہ عالم دہلوی
شیخ احمدؒ شاہ ولی اور خواجہ مومنؒ گنگڑوی
حضرت صدیقؒ اور حافظ محمّدؒ متقی
شاہ شعیبؒ عبدالغفور آں عارف کامل ولی
ان سبھوں کے واسطے یارب مجھے خوشحال کر
صدقہ سرکار عالی اور خواجہ خواجگاں
صاحب آواں حضرت راہنما و سالکاں
چشمۂ نورِ حقیقت منظرِ گنج نہاں
مخزنِ اسرار ربی واصلِ حق بیگماں

کر مجھے منظور یارب نیک میری فال کر

آپ ہیں مرشد میرے سلطان جملہ اولیاء
اسمِ اقدس قاضی سلطان محمود ہی ہوا
قطبِ عالم غوثِ دوراں دستگیری کر ذرا
ڈوبتے کو بحرِ عصیاں میں کرم سے لے بچا

معرفت میں اپنے مجھکو اہل پر وبال کر

عاجز و بیکس ہوں لیکن تو مجھے مطلوب ہے
عشق تیرا چاہیئے ہر چیز سے جو خوب ہے
جانشیں کامل تیرا عالم میں جو محبوب ہے
اُس کی خاطر دلمیں تیرے جو کہ بس مرغوب ہے

نظرِ رحمت سے مجھے روشن تو مثلِ بدرِ کمال کر

میں سناؤں عرض کس کو صاحبا تیرے سوا
ہے نہیں دنیا میں کوئی اس فقیر کا آسرا
تیری ہی خاطر بنا ہوں پیر کے دَر کا گدا
واسطے مقبول کے منظور کر میری دُعا

بخش نور اللہ کو یارب عیب سارے ٹال کر

شجرہ مجددیہ قادریہ غفوریہ

از خاکسار سید نور اللہ شاہ سیالکوٹی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا الٰہی فضل کر بہرِ محمد مصطفٰے

صدقۂ حیدر میری فریاد کو سُن صاحبا
دُور کر سب رنج خواجہ حسن بصریؒ کے طفیل
واسطے نام مبارک شیخ عجمی راہ نماد
صدقۂ داؤد طائیؒ دیہہ میرے دل کی مُراد
حُرمتِ معروف کرخی رہبر راہِ ہُدا
شیخ عبداللہ کی خاطر کر عطا ذوق و طلب
اور شہِ جنید کی برکت قلب کو کر صفا
شیخ شبلی عبد واحد اور یوسف کیلئے
ہانک نہ خالی مجھے میں ہوں تیرے در کا گدا
خواجۂ ہنکاری و مخزومی و حضرت غوث کا
لیکے آیا ہوں وسیلہ اے میرے ربّ العُلا
حضرت عبدالرزاق اور شیخ سیّد شرف دین
ان کی خاطر کر مجھے محبُوب اپنا اے خدا
صدقۂ خواجۂ بہاؤ الدینؒ اور خواجہ عقیل
اور گدا رحمنؒ کی برکت میں ہوں کچھ مانگتا
خواجۂ بوالحسن دیگر شمس عارف کے طفیل
اور شمس الدین گدا کیواسطے سن التجاد
کر میرے دل کو منوّر صدقۂ خواجہؒ قبیل
اور کمال الدینؒ کی خاطر سبھی الم و غم رہا
شاہ سکندر شیخ احمد یار کی خاطر مجھے
دین و دنیا کی بھلائی بخش اے میرے خدا

صدقۂ آدم بنوری اور حبیب پوشاوری
حضرت شہباز عالی حاجتیں سب کر روا
شیخ مومن نگڑی کے واسطے ای پاک رب
کر مجھے اپنا کہ جاؤں بھول تیرے ماسوا
صدقۂ صدیق اور حافظ محمد کیلئے
سنوار میرے حال کو اے خالقِ ہر دوسرا
شاہ شعیبؒ خوش سیرؒ عبدالغفورؒ ضیاء
کر عطا کچھ گنج مخفی سے مجھے اے مالکا
صاحب آوان حضرت قاضیؒ حای جناب
غوث وقطب و پیشوا ئے اولیا
جن کے فیض نور سے عالم ہوا معمور ہے
یا الٰہی ان کی برکت کر عطا قلبی جلا
کر مجھے منظور یارب صدقہ محبوب پاک
جانشیں آوان ہر حضرت کا مقرر جو ہوا
عرض نور اللہ کی کرے صاحبا منظور تو
بہر پیران خاندان قادریہ خوش ادا
لاکھا صلوات ہوں بر روحِ ختم المرسلین
آلہ اصحابہ ہم مؤمنینِ اصفیا ۔

تمام شد

شجرہ قادریہ غفوریہ

مجددیہ

از سیّد نور اللہ شاہ ولد مولانا سیّد چراغ شاہ صاحب مرحوم
سیالکوٹیؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدانے شان بخشی مصطفےٰ کو
نبیؐ نے کی عنایت مرتضےٰ کو

علی شیرِ خدا نے وہ محبت
عطا کی حسن بصری راہنماء کو

حسنؒ بصری نے دی پھر فقر دولت
حبیب عجمی محبّ باصفا کو

حبیب عجمی نے قلبی فیض بخشا
ولی داؤد طائی پُر ضیاء کو

ملا پھر درجۂ مسند نشینی
سخی معروف کرخی باصفا کو

نایت پھر ہوئی نوری امانت
ولی سرّی سقطی اولیاء کو

ملا تھا بعد زاں ورثہ رانی
شہِ جنیدؒ منبع فیضہاء کو

ھبیدِ عشق پر قبضہ ملا پھر
ولی بوبکر شبلی پارساء کو

نیت پھر ہوا وہ گنجِ مخفی
جناب عبد واحدؒ مہ لقاء کو

ں پس ہو گیا وہ فخر حاصل
ابوالفرحؒ محبّ بد مقتدا کو

خلافت پھر ملی از فضلِ مولا
خواجہ بوالحسن افسر التقیا کو

سعادت ظاہری و باطنی پھر
ملی تھی بوسعیدؒ ذوالعلاء کو

حضوری پھر ہوئی حاصل بہ حشمت
رئیس الاولیاء غوث الوراء کو

دیا تھا غوث نے تاجِ طریقت
عبد رزاق کاشف راز ہا کو

عبد رزاق سے پہنچی امانت
شرف دین متین بدر الدجےٰ کو

کیا ماموں شرف الدین نے پھر
بھاؤ لدین بانی راہ ہدا کو

ہُوا پھر رابطہ عرفان اندر
ولی سید عُقیلِ بے ریا کو

خزانہ فیض والا مِل گیا پھر
شمس سحراب دین مجتبےٰ کو

مِلی تھی پھر حقیقت کی امانت
گدا رحمٰن سید خوشنما کو

گدا رحمٰن نے بخشا خزانہ
خواجہ ابوالحسنؒ بی بانوا کو

ملی تھی اُن سے پھر دستار نوری
شمس عارف رفیق کبریا کو

دیا تھا پھر انہوں نے سبق اعلیٰ
امام الوقت شمس الدین گدا کو

کیا تھا شمس نے وارث دراثت
فضیل رحمۃ اللہ پیشوا کو

حضوری خاص درجہ مل گیا پھر
کمال الدین شاہ شمس الضحےٰ کو

ہوئی بعدش عنایت آں امانت
سکندر متصلی قمر سماء کو

ازاں بامرحمت اللہ تعالیٰ
مِلا رتبہ تھا احمد پارسا کو

ملی پھر اُن سے سجادہ نشینی
نوری صاحب ظلِ ہما کو

عطا بامرحمت کی آپ نے تھی
خلافت شاہ بہادر باخدا کو

انہوں نے شیخ یوسف کو نوازا
انہوں نے شاہ نعیم پُرضیا کو

[illegible] ان کے محمد شاہ خلیفے
کیا صدیق نے پھر فیضیاب کو

[illegible] نے اپنا خلیفہ
شعیب شاہ نوری باصفا کو

ہوئی پھر مرحمت عبدالغفوری
مِلا تھا فیض ان سے پیرما کو

مرادم حضرت سلطان محمودؒ
ولی آداں والے دل ربا کو

ہوا پھر اُن سے چشمہ فیض جاری
کیا سیراب محبوبِ خدا کو

پھیلایا آپ نے ہی فیض ہر سُو — بنایا ہے غنی اور شاہ گدا کو
میں عاجز ہوں غلام اُس مرد رب کا — تصور جن کا ہے صبح و مساء کو
کریں جو اک نظر از لطف رحمت — بنا دیں شاہ گدا سے ناسزا کو
سلام ہو بر محمد پاک صلعم — سلام ہو ان کے جملہ اقرباء کو
سلام ہو متقین و مسلمین پر! — سلام ہو اتقیا و اصفیاء کو
عرض کرتا ہے نوراللہ کہ اے رب — سعادت بخش تو اس پر خطا کو

بحرمت انبیاء و اولیاء کے
ہٹا نا در سے نہ خالی گدا کو

(تمام شد بعون اللہ جلشانہ)

شجرہ قادریہ غفوریہ از خاکسار سید نوراللہ شاہ سیالکوٹ محلہ کشمیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نوں سب حمد ثنایئں — حاضر ناظر ہر ہر جا
ہر دا خالق رازق سایئں — اوسے نوں وڈیا بنیا
پاک رسول محمدؐ سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں دلا نوچہ پائیاں نی

دنیاتے جد سرور آئیا — شرک کفر دا تخم اُڈائیا
مرحبا وحدت چانن لایا — دُور ہوئیاں گمراہیاں نی

پاک رسول محمدؐ سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں دلانوچہ پائیاں نی

نعمت فقر فخر دی لوری — بخشش ہوئی ڈھروں حضوری
رفعت پائی پوری پوری — مُلکیں گیاں دو ہائیاں نی

پاک رسول محمدؐ سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں دلانوچہ پائیاں نی

شاہی فقر بنی تھیں جباری — حیدر پائی نعمت بہاری
عشق فقر دی دولت ساری — رب دنیاں وڈیائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار دکھائیاں نی :
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں دلانوچہ پائیاں نی

حیدر صفدر پا سوں بہائی — بھری حسن فضیلت پائی
شمع عشق دی خوب جگائی — فلک گیاں روشنائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں دلانوچہ پائیاں نی

پھر حبیب عجمی دے خانے — وجے وحدت دے شدیانے
اس زمانے مرد یگانے — مُلکیں دُھماں پائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار دکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں دلانوچہ پائیاں نی

پھر داؤد خدا دے پیارے — عشقوں پائے منصب بھارے

کشفوں ڈٹھے عرش منارے ہویاں قلب صفایاں نی !
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں دلانوچہ پائیاں نی

پھر حضرت جی معروف یگانے حاصل کیتے فقر خزانے
خبراں گیاں وچ جہانے کیتیاں لمیاں دہائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلانوچہ پائیاں نی

پھیر وراثت نور خدائی حضرت سرّی سقطی پائی
فیضوں خلقت تار وکھائی ندیاں نور دگائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں دلانوچہ پائیاں نی

کیتی اللہ پاک اعانت ! پائی ولی جنیدؒ امانت
آنحضرت پھر صحیح سلامت کر دیتیاں بھلیائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلانوچہ پائیاں نی

ابوبکر شبلی دے تائیں ! پھیر عنائیت کیتی سائیں
ونی خدا دے چائیں چائیں سرتے پنڈاں چائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلانوچہ پائیاں نی

مڑکے خواجہ عبدالواحد پائے شان مراتب بے حد
بنیا کامل پیر موحد بیخاں کفر اڈائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں ندلانوچہ پائیاں نی

خواجہ ابوالفرح ہیپا رہے حاصل کیتے درجے بہارے
وڑیا چل خدا در بار رہے کیتیاں خوب کمائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں ندلانوچہ پائیاں نی

پچھوں ابوالحسن ہنکاری لائی نال خدا اے دیاری
دلوچہ تاھنگ وصلدی بھاری حرصاں گل گوا بیٹیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں ندلانوچہ پائیاں نی

اسنھیں پچھے نال ارادت پائی ابوسعید سعادت
کیتی رب دی خوب عبادت مال لیا سب سائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں ندلانوچہ لائیاں نی

حضرت بوسعیدوں جانی سنداں پائیاں پیر گیلانی
محی الدین ولی لاثانی بیڑیاں بنے لائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں ندلانوچہ لائیاں نی

عبدالقادر اسم گرامی محیؔ الدین لقب ہے نامی
گھر گھر فیض پھیلائے عامی ملکا نوچہ دوھایاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی!
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں ندلانوچہ لائیاں نی

بام فقر وچ پائی جھاتی جتیاں ملیاں دایاں ماتی

مڑ کے حضرت پیر منوّر   وڑیا بحر فقر دے اندر
بنیا عارف ولی قلندر   اللہ دتیاں شاہیاں نی

پاک رسول محمد سرورِ خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاں نہ لانوچہ پائیاں نی

پھر حضرت شاہ عالم عالی   پائی شان شرافت والی
وڑیا اندر عشق کٹھالی   میلاں سارٹر و بجائیاں نی

پاک رسول محمد سرورِ خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاند لانوچہ پائیاں نی

مڑ کے شیخ احمد منانی   حاصل کیتا قرب حقانی
درشن دتا دلبر جانی   جنیدیاں بنت ادائیاں نی

پاک رسول محمد سرورِ خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاند لانوچہ پائیاں نی

شیخ جنید پشاور والے   مڑ مڑ پیتے عشق پیالے
مرشد تھئیں لے فقر نوالے   پیریاں آ یکمائیاں نی

پھر صدیق صداقت پائی   بحر فقر وچہ ٹبی لائی!
نوری رنگن چڑھی سوائی   ملیاں نیک ودھائیاں نی

پاک رسول محمد سرورِ خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاند لانوچہ پائیاں نی

مڑ کے حافظ صاحب عالی   لئی وراثت مرشد والی
نام محمد شان کمالی   پایاں سب وڈیائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیانی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاند لانوچہ پائیانی

کیتے کملے بہت سیانے　　گلاں عشق سنائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

اسنھیں پچھے آئی واری　　حضرت پاک محب غفاری
عبد غفور ولی ستاری　　عشقوں پنڈاں چائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

نور قدیم محبوب حقانی　　سینے پہ سینے نال آسانی
آخر پہتا آن آوانی!　　لاٹاں عرش پہنچایاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

پایا فیض تے قلب صفائی　　حضرت قبلہ ولی الٰہی
ناں سلطان محمود خدائی　　پیر ارڈ بلایاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

صدقہ ولی محبوب پیارے　　جینوں ہر دم فضل نظارے
میں پر کرم کر وچ بھائے　　کراں ہمیش دعایاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھایاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

جیدم ہویا فضل رباناں　　چڑھ بیاسی چن وچہ آواناں
خبراں ہویاں ملک جہاناں　　پایا فیض لوکایاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی

حضرت قبلہ عالم تائیں زنگیں رنگیا اللہ سائیں
کر کے قرب حضور عطائیں رمزاں سب سمجھائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

کشف کرامت حدوں باہر خلقت اندر کیتی ظاہر
بھید اسراروں کر کے باہر لاٹاں عشق چلایاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

گھر گھر فیض ولیدا جاری تابع ہو گئی خلقت ساری
رحمت کیتی اللہ باری لنوری جھڑیاں لائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

موجیں آیا بحر حقیقت ! واقفکار رموز طریقت
عارف حامی کار شریعت دینی پشت پناہیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ پائیاں نی

وچہ دعائیں اثر زیادہ جس دم منگدا ولی خدادا
پورا ہوندا دِلی ارادہ اللہ تائیں بھائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلا نوچہ لائیاں نی

قلب منوّر جُثہ طاہر اِکّو جیسے باطن ظاہر
قرآن شریف حدیثوں باہر وِچہ عمراں چرھ ہاٹیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلالوچہ پائیاں نی

جس پر نظر کرم دی ہو بی کُل پلیدی اُسدی دھوئی
ہر دی خوب کرن دلجوئی نیک ادائیں پائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلالوچہ پائیاں نی

میں بھی قدم ولی دا پھڑیا سنگ اصحاب کہف دے لیا
دیکھ لواں ہُن قسمت اڑیا کدتک ہوں ہمراہیاں نی
پاک رسوؐل محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عِشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلالوچہ پائیاں نی

ولیا تینتھوں وارے جانواں تیں بن کِسنوں حال سناواں
رکنھو نِدلدا مطلب پاواں تیں بن ہور نہ جائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق رسوؐل محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی

نورِ اللہ ہے تیرا بردا ہر دم وِچہ ہجر دے مردا
لاہ دے دِلدے اُتوں پردا کاہنوں مدتاں لائیاں نی
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیاندلالوچہ پائیاں نی

میں ایہ شجرہ لکھ وکھایا نالے اپنا حال سُنایا

جیکر وچہ منظوری آیا ؛ ہو جاں ہون سوائیاں نی ؛
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار وکھائیاں نی
عشق حقیقی والیاں مزاں سٹیاں ندلا نوچہ پائیاں نی

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا یار کارساز ا بے نیازا ‏ ‏ غریباں پروراعاجز نوازا
بحرمت ذات برکات عالی ‏ ‏ خدایا دور کر غفلتدی جالی
فضل تھیں دور کر سارے میرے غم ‏ ‏ بحرمت مصطفٰے صلّی وسلم
بحرمت مرتضٰے عالی بہادر ‏ ‏ عطا کر خلق و خو اطوار نادر
کریں مینوں طریق سنت عامل ‏ ‏ بحرمت حسن بصری پیر کامل
حبیب عجمی دی خاطر پاک ربا ‏ ‏ مٹا دے نفس دے انکار سبھا
بحرمت خواجہ داؤد طائی ‏ ‏ خداوندا میری کر راہنمائی
عطا کر دل میرے نوں عشق چرخی ‏ ‏ بحرمت خواجہ معروف کرخی
تے حضرت شیخ عبداللہ دی خاطر ‏ ‏ پیالہ ذوقدا مینوں عطا کر
ولی جنید دے صدقے کریما ‏ ‏ کریں منظور جو میری تمنا
بحرمت شیخ شبلی مرد عارف ‏ ‏ دکھا مینوں بھی وحدتدے معارف
بحرمت عبدالواحد شیخ عالم ‏ ‏ توکر دے صاف میرا نفس ظالم
بخاطر شیخ یوسف پیر یادی ‏ ‏ توکر آساں ہر مشکل اساڈی

طفیل خواجہ ہنکاری پیارے — میرے دل عشق تیرا جوش مارے
بحرمت شیخ مخزومی تو مولا — عطا کر عشق اپنے دا پیالہ
برائے شیخ محی الدین جیلان — تو دیہہ توفیق ماراں نفس شیطان
بحرمت پیر خواجہ عبدالرزاقؒ — رکھیں دن رات اپنے عشق مشتاق
بحرمت شیخ شرف الدین انور — رکھیں دریائے عشق اندر شناور
بہاؤ الدین دے صدقے الٰہی — تو اپنے عشق دی دیہہ روشنائی
عقیل اللہ جو صاحب راز تیرا — طفیلش کر تو روشن سینہ میرا
بہ برکت شاہ شمس الدین کامل — تو اپنے عشق اندر رکھ شامل
بحرمت شاہ گدا رحمٰن عالی — کریں پُر عشق میرا سینہ خالی
جو خواجہ بوالحسن عارف بیگانہ — طفیل اُس دے بنا عشقم نشانہ
بہ برکت شمس عارف دی خدایا — رکھیں ہر دم تو عشق اندر سوایا
تے شمس الدین گدا جو دوست تیرا — طفیلش تازہ رکھیں عشق میرا
ولی فضیل دی خاطر الٰہی — کریں توں صاف دل میرے سیاہی
بحرمت شاہ کمال الدین نوری — کرم نقشیں بخشدے مینوں حضوری
خداوندا بحرمت شاہ سکندر — رکھیں دائم تو اپنے عشق اندر
طفیل کابلی احمد پیارے — میرے سینے میں لاٹاں عشق مارے
برائے خواجہ آدم بنوری — میرے دل دی کریں امید پوری
بحرمت شاہ بہادر جی کوہاٹی — عطا کر عشق اپنے دی تو کھاٹی
تے برکت شیخ یوسف نامودی — حضوری دے توں ہادی دے مصر
محمد جو نعیم ہے شیخ عالی — طفیلش دہ توں نعمت عشق والی
بحرمت شاہ محمد شاہ ولایت — توں عشق اپنا کریں مینوں عنایت

سخی صدیق دی خاطر توسائیں — تو اپنے عشق دا جلوہ دکھائیں
الٰہی صدقہ حافظ محمد — وسائیں پر تو ابر عشق بجید
محمد حی شعیب ابدال خاطر — میرے دل میں تو عشق اپنا عطا کر
برائے عزت عبدالغفوری — تو اپنے عشق تھیں کر سینہ نوری
بحرمت قبلہ عالم پاک مسعود — گرامی اسم ہے سُلطان محمود
جو کامل پیر ہے آوان والا — کلیجے عاشقاں ٹھنڈ پاون والا
تیرا محبوب اللہ نظر آوے — مینوں اوہ وصلدا کاسہ پلاوے
میں نعرہ اللہ کراں یارب عاجز — توں میرے پیر دا کوچہ دکھائیں
میں نعرہ مار کرچے پیر وڑساں — میں پلکاں نال گلیاں صاف کرسان
جدوں میں پیر دا دیدار پاواں — میں سو سو وار جند اپنی گھماواں
خداوندلوں حمد لکھاں ہزاراں — تے صلوٰتاں نبی تے بیشماراں
ختم مذکور ہے اللہ دے ناموں — تے منگاں فضل نت رب الاناموں

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ غفوریہ

از جناب حضرت مولانا سید چنن شاہ صاحب بجرالوی ضلع راولپنڈی

ربا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار اندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزار اندے

احمد دا رب شان ودھایا — گھل پیغام معراج دے
فخر فقر دا تاج پوایا ! — دان وڈے سرکار اندے

ربا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار اندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزار اندے

توڑوں ہویا حکم ربانہ — پایا حضرت علی خزانہ
خواجہ حسن مرید شہانہ — واقف سر اسرار اندے

ربا بھیج درود ہزاراں جیونکر مینہ بہار اندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزار اندے

حضرت شیخ حبیب عجم دا — محرم بنیا دم قدم دا
شیخ داؤد طائی گل پائی — یار ملے سنگ یار اندے

ربا بھیج درود ہزاراں جیونکر مینہ بہار اندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزار اندے

بن عارف معروف کمایا — سری سقطی نوں وڈیایا
شیخ جنید یقین لے آیا — رستے نیک اطوار اندے

ربا بھیج درود ہزاراں جیونکر مینہ بہار اندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزار اندی

شبلی ابوبکر پھر ہوئے — مل میدان رضا کھلوئے
حضرت عبدالواحد تمیمی — محرم سچیاں سار اندے

ربا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار اندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزار اندے

حضرت ابوالفرح کمائے — پاٹے حال احوال لوائے

حضرت ابوالحسن ہنکاری — توڑے کبر ہنکار اندے

ربا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار اندے

ہر ہر قطرے سوسو واری دونے لکھ ہزار اندے

حضرت ابوسعید مبارک — ولی پیارے رب تبارک

حضرت غوث الاعظم میراں — دُکھ ونڈے دکھیار اندے

ربا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار اندے

ہر ہر قطرے سوسو واری دونے لکھ ہزار اندے

حضرت شاہ دولہ دریائی — بن دولہا گجرات سوہائی

حضرت شاہ منور نوروں — نور بنائے نار اندی

ربا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار اندے

ہر ہر قطرے سوسو واری دونے لکھ ہزار اندے

حضرت عالم دلی والے — شوق شرابا ندے متوالے

حضرت شیخ احمد ملتانی — روگ کھڑن بیمار اندے

ربا بھیج درود نبی تے جیونکر بہار اندے

ہر ہر قطرے سوسو واری دونے لکھ ہزار اندے

حضرت شیخ جنید پشوری — جھولن ملک اُہدی سرجوڑی

حضرت شیخ صدیق محمدؐ! — ساتھی سجن غار اندے

ربا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار اندے

ہر ہر قطرے سوسو واری دونے لکھ ہزار اندے

حضرت حافظ شیخ محمدؐ — مرشد بنے بنائے مرشد

حضرت شیخ شعیب حضوری — شجر کرم گلزاراں دے

ربا بھیج درود نبی تے جیوں کر مینہہ بہاراندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزاراندے

حضرت صاحب صورت غفوری   جھاتی پان ملائک نوری
دہن غفوری دہن غفوری   صدقے تیریاں دہاراندے

ربا بھیج درود نبی تے جیوں کر مینہہ بہاراندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزاراندے

واہ سلطان محمود آوانی   دیکھ لیا شاہ دولہ ثانی
یا ڈٹھا محبوب کنعانی   وکدا وچہ بازاراں دے

ربا بھیج درود نبی تے جیوں کر مینہہ بہاراندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزاراندے

چلن شاہ سخی سلطاناں   غازی مردا پاک جواناں
ڈر ڈر رلدا پھراں تماناں   سنگ رلا ابراراندے

ربا بھیج درود نبی تے جیوں کر مینہہ بہاراندے
ہر ہر قطرے سو سو واری دونے لکھ ہزاراندے

تمام شد



سلسلہ شریفیہ قادریہ غفوریہ

در دوازدہ ۱۲ ماہ

از سیّد چمن شاہ صاحب بجرالوی تحصیل گوجرخاں
ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چیت

چیت مہینے یا نبی اللہ موڑ و مہر مہاراں
حضرت شیرا پاویں پھیرا تیرا نام پکاراں
وچہ بساکھے سفری ہو کے مرشد بصری ویکھاں
عجمی نال حبیب عزنی دے خوب کراں گفتاراں

جیٹھے تامی اتے اکائی طائی کرے عطائی
چرخ چڑھایا گردش چرخی کرخی لیسی ساراں
ہاڑ ہواڑ دن جادے سختی سری سقطی پیرا
تھی امید جنید سخی تے قید چھٹے دکھیاراں

ساون نام صدیق اکبر دا شبلی اگے پاواں

غم کرادے تم تیمی نسّن سب آزاراں
بہا دوّن ابوالفرح دوادے فرخ غماندے بدلے
ابوالحسن ازلدے حسّنوں جہات لواں سرداراں

اسنوں آس اُمید پچاسی ابوسعید حضوری
غوث ربّانی شاہ جیلانی واقف اسراراں
کتنگ کدتک راہ اُڈیکاں شاہ دولہ گجراتی
حضرت نور منوّر باجھوں چین چمن سب خاراں

مگھر راز دلیدا عالم کات لپندلے آوے
شیخ احمد ملتانی پاوے مُل تانی دیاں تاراں
پوہ لیا مَن موہ اساڈا مومن پلہ دلیسی
شیخ صدیق رفیق الٰہی تکمی نال پیاراں

مانگھ اندر دی تاہنگ جگائی ہشت نگر دے والی
نظر شعیب کرم دی پاوے عیب چھپن بدکاراں
پھاگن ساتھ رلاوے ساجن صاحب صوتھ حضوری
چن آسمانی پیر آوانی یار ملاوے یاراں

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
بدلے دیتے ہیں تقدیریں محمدؐ کے غلام اکثر

شجرہ طیّبہ قادریہ عالیہ محمودیہ

اے خداوندا تو عالی بارگاہ کے واسطے
کر عنایت عشقِ احمدؐ مجتبےٰ کیواسطے

ہے میری یہ التجا تجھ سے الٰہ العالمین
حل کر مشکل علی المرتضےٰ رضؓ کیواسطے

کر عطا عشقِ الٰہی قول بھی ہوں باصفا
خواجہ بصری حسنؒ نور الہدےٰ کیواسطے

کر عنایت دل میں میرے حب اپنی اے عزیز
اس حبیبؒ عجمی شیرِ باتقاء کے واسطے

رحم کر بر حالِ زادم اے کریم الاکرمین
حضرتِ داؤدؒ طائیؒ باصفا کے واسطے

نفس شیطان سے پناہ دے اے میرے رب العزیز
حضرت معروف کرخی پیشوا کے واسطے

کر مدد اے خالق اے مالکِ کون و مکاں
سری سقطی بادشاہ حق نما کیواسطے

دُور کر ظلمت منوّر کر دے سینے کو میرے
جنیدؒ شاہِ بغدادی پیرِ ہُدا کے واسطے

کر عنایت عشق اپنا اور حبیبِ پاک کا
ابو بکرؒ شبلی سراج اصفیاء کیواسطے

کھول دے اسرار وحدت اے میرے ربّ الرحیم
شیخ عبد الواحدؒ شمع ہُدا کے واسطے

اب دکھا دے یا الٰہی معنوی حسن و جمال
از طفیل ابو الفرح یوسف ضیا کیواسطے

ہو تجلّی حسنِ ازلی دل پہ میرے آشکار
ابو الحسنؒ شیخِ شیوخ بادشاہ کیواسطے

آرزو کرتا ہوں یا ملجا و ماوا بیکساں
کر دے واصل بو سعیدؒ راہنما کیواسطے

حادثوں میں مبتلا ہوں دے رہائی اے رحیم
شاہ عبد القادرؒ قدرت نما کے واسطے

از طفیلِ شاہِ گجراتی اندھیرا دور کر
شاہ دولہ فضل مولا اولیاؒ کے واسطے

کر منوّر دل میرا سب دُور کر رنج و الم
از طفیلؒ شاہ منور شہنشاہ کیواسطے

علم و عرفاں کر عطا ہو سینہ میرا پُر نور
شاہِ عالم دہلویؒ عالم علاء کیواسطے

کر عنایت کی تطر سر سبز کر نخلِ مُراد — شیخ احمد شاہِ ملتان ذو العطا کیواسطے
پار کر بھنور کے غوطوں سے مجھے اے ذوالجلال — جُنید شاہ پشاوری بحرِ صفا کیواسطے
حُسن سیرت دے مجھے اور صدق اخلاص یقین — شیخ صدیق محمد مقتدا کے واسطے
صبر و شکر و رحمتِ حق اور صراطِ مستقیم — کو عطا، حافظ محمد باصفا کیواسطے
یا الٰہی رحم کر بر حالِ زارم بیقرار — شاہ محمد باشعیب اتقیا کیواسطے
عارف کامل مجاہد معدنِ اسرارِ حق — حضرت عبد الغفور اعلی العلا کیواسطے
راہنمائے عاجزاں محبوبِ ربّ العالمین — حضرت سلطان محمود کامل پیشوا کیواسطے
سن سخی سلطان محمود مقاما میں اسفل وچ ڈگیا — کد نکلاں کد دیکھاں تینوں پیا بلکاں گلکاں
تیرے گھاٹ کرامت دیکھی منہ کالا لے نسیا — ظاہر باطن اجلا کر دے بن پڑے دیاں داں راں
سن کے سخی سلطان اوانی پھر کا سا در ملیا — کون مڑے دربار توں خالی مڑ مڑ اکھ جگاراں
مشکلیں ہوں آسان اے رحمت اللعالمین — حضرت محبوب عالم پیر ما کے واسطے
طوطیِ بستانِ قادر بلبلِ باغِ آوان — حضرت احمد بخش کامل پیر ما کے واسطے

بہتری کر دین و دنیا میں میرے پروردگار
برکتِ پیرانِ شجرہ قادریہ کے واسطے

تمام شد

نام کتاب ———— چشمۂ نور

مصنف ———— مولوی سید نور اللہ شاہ سیالکوٹی

صفحات ———— ۶۴

قیمت ———— پچاس پیسے کے ڈاک ٹکٹ برائے محصول
ارسال کریں

سنِ اشاعت ———— جولائی ۱۹۷۹ء بار دوم

ناشر ———— عبدالرشید سلطانی قادری
پریم گلی ۱۳/۵۵ دل محمد روڈ لاہور

مطبوعہ

کرامت علمی پریس۔ لاہور